سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (انا امۃ امیۃ لانکتب ولانحسب) (ہم ایک امی امت ہیں جوکہ پڑھے لکھے نہیں) کا معنی کیا ہے ؟ اور کیا مسلمان جوکچھ آج سیکھ رہے ہیں وہ اس کے منافی ہے ؟

جواب

الحمد للہ

حدیث کے الفاظ اس طرح نہیں جس طرح کہ سوال میں ذکر ہوئے ہیں بلکہ حدیث کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں :

(انا امۃ امیۃ لانکتب ولانحسب الشھر ھکذا وھکذا یعنی مرۃ تسعۃ وعشرین ومرۃ ثلاثین)

ہم امی قوم ہیں لکھتے پڑھتے نہیں مہینہ اس اس طرح ہوتا ہے ، یعنی کبھی انتیس اور کبھی تیس دن کا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1814) صحیح مسلم حدیث نمبر (1080) ۔

اور یہ حدیث قمری مہینہ کے شروع ہونے کے مسئلہ میں وارد ہوئی ہے جوکہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مہینہ فلکی حسابات سے نہیں شروع ہوتا بلکہ ظاہری طور پر چاند دیکھنے پر منحصر ہے جب چاند نظر آجائے تو مہینہ شروع ہوگا ، تو حدیث وارد اس لیے ہوئی ہے کہ یہ بیان کیا جاسکے کہ قمری مہینہ کا اعتماد رؤیت ھلال پر ہوگا نہ کہ حسابات فلکیہ پر ، اور یہ حدیث اس لیے نہیں کہ امت اسلامیہ جہالت اختیار کیے رکھے اور عادی حساب وکتاب اور علوم نافعہ کا حصول نہ کرے ۔

آج کے مسلمان جوکچھ مختلف قسم کے دنیاوی فائدہ مند علوم حاصل کررہے ہیں یہ حدیث اس کے منافی نہیں ، اور اسلام تو ایک علمی دین ہے اور علم کی دعوت اور ہر مسلمان پر علم کے حصول کو واجب قرار دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کے فرض کردہ احکامات اور عبادات ومعاملات کو سیکھے ۔

اور اسی طرح دنیاوی علوم مثلا طب ، انجیرینگ ، زراعتی وغیرہ علوم تو مسلمانوں پر حسب ضرورت یہ علوم سیکھنے واجب ہیں ، اگر مسلمانوں کو ضرورت ہے کہ وہ ایک سوئی تیار کریں توان پرواجب ہے کہ ان میں ایسا شخص ہو جوکہ سوئی تیار کرنے کا علم حاصل کرے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کی کافی ووافی شرح کی ہے جس میں انہوں نے بیان کی انتہاء کردی ہے ، ذیل میں ہم ان کے جواب میں سے چیدہ چیدہ اشیاء کا ذکر کرتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان (ہم ایک امی قوم ہیں) یہ طلب نہیں ، کیونکہ شریعت سے قبل وہ امی ہی تھے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ہے جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

وہ اللہ ہی ہے جس نے امیوں میں سے ہی ان کی طرف رسول بھیج دیا ۔

اور رب ذوالجلال کا فرمان کچھ اس طرح بھی ہے :

اوران لوگوں کو کہہ دو جنہیں کتاب دی گئی اور امیوں کو بھی کہ کیا تم اسلام لے آئے ہو؟ ۔

توجب ان کے لیے امی کی صفت کا بعثت سے قبل ثبوت ملتا ہے انہیں اس کی ابتدا کا حکم نہیں تھا ، جی ہاں ہوسکتا ہے کہ ان کو یہ بھی حکم دیا گیا ہو کہ وہ اس کے بعض احکام پر باقی

رہیں، ہم اس کا بیان کریں گے کہ انہیں مطلقا اس پر رہنے کا حکم نہیں دیا گیا جس پر وہ پہلے تھے۔

جس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا اس میں بہت سے لکھنے پڑھنے والے لوگ بھی تھے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں پائے جاتے تھے، اوران میں حساب وکتاب کرنے والے لوگ بھی تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرائض کے ساتھ جس میں حساب (ریاضی) بھی ہے مبعوث کیا گیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ جب ان کا صدقہ پر مقرر کیا گیا عامل ابن لتبیة آیا تو نبی صلی اللہ وعلیہ وسلم نے اس کے ساتھ حساب کیا۔

اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کئ ایک کاتب تھے جن میں ابوبکر، عمر، عثمان، علی، زید، اور معاویہ رضی اللہ تعالی عنہم شامل تھے جوکہ وحی کی کتابت کرتے اوراسی طرح معاھدے اور نبی صلی اللہ کی طرف سے مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں اوران کے مقرر کردہ عاملوں اور گورنروں کو خط لکھتے تھے۔

اوراللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

تاکہ تم سالوں کی تعداد اور حساب کو جان لو

اللہ تعالی نے ان دو آیتوں میں یہ بتایا ہے کہ اس نے یہ کام اس لیے کیا ہے تاکہ تم حساب کو جان سکو۔

اورامی اصل میں "الامۃ" جوکہ امیین کی جنس ہے کی طرف منسوب ہے، اوریہ اسے کہا جاتا ہے جو جنس سے لکھنے یا پڑھنے کے خصوصی علم کے ساتھ متمیز نہ ہو، جیسا کہ عام لوگوں میں سے اس شخص کو عامی کہا جاتا ہے جو دوسروں سے کسی خصوصی علم میں متمیز نہ ہو۔

اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ امی کی نسبت "الام" کی طرف ہے، یعنی وہ معرفت، علم وغیرہ میں سے اسی پر باقی ہے جس کا اسے اس کی ماں نے عادی بنایا تھا۔

پھر وہ چیز جس کے ساتھ انسان عمومی امیۃ سے نکل کر خصوصیت کی جاتا ہے کبھی تو وہ فی نفسہ فضل وکمال ہے جس طرح کہ قرات قرآن اوراس کے معانی کو سمجھنے کے ساتھ متمیز ہونا، اور کبھی ایسی اشیاء جس سے فضل وکمال تک پہنچا جاسکتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید پڑھنا اوراس کے معانی کو سمجھنے کے ساتھ متمیز ہونا ہے۔

اور بعض اوقات وہ چیز ہوتی ہے جس سے فضل وکمال تک پہنچا جاسکتا ہے، مثلا لکھنے اررخط وغیرہ پڑھنے کے ساتھ دوسروں سے متمیز ہونا، تو یہ کام اس شخص کی مدح کا باعث ہے جس نے اسے کمال کے لیے استعمال کیا اوراس شخص کے لیے مذمت کا باعث ہے جس نے اسے معطل کرکے رکھ دیا اوریا پھر اسے شروبرائ کے لیے استعمال کیا، اور جو شخص اسے چھوڑ کر اس بھی افضل اور نفع مند چیز حاصل کرلے وہ زیادا افضل اوراکمل ہوگی، تو اس کا چھوڑنا اس کے حق میں مقصد کو حاصل کرنے کے ساتھ اکمل وافضل ہوگا۔

توجب یہ واضح ہوگیا کہ امیوں سے تمیز کی دو قسمیں ہیں؛ تو وہ امت جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے عرب تھے، انہیں کے ذریعہ ساری امتوں کو دعوت ملی، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زبان میں مبعوث ہوئے تو وہ عام قسم کے امی تھے ان میں علم وکتاب غیرہ کی تمیز نہیں تھی باوجود اس کے کہ ان کی فطرت علم کے لیے دوسری امتوں کے مقابلہ میں زیادہ تیار تھی۔

اسی زمین کی طرح جو کاشت کے قابل ہو لیکن اسے کاشت کرنے والا کوئ نہیں، تو ان کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ کوئ کتاب نہیں تھی جسے وہ پڑھیں جس طرح کہ اہل کتاب کے پاس کتاب موجود تھی، اور نہ ہی کوئ قیاسی اوراستنباط شدہ علوم ہی تھے جس طرح کہ صابئ وغیرہ کے پاس تھے۔

اوران میں کتابت بہت ہی قلیل تھی، اور علم صرف اتنا تھا جتنا تھا جس سے انسان عمومی امیۃ سے نہیں نکلتا مثلا اللہ سبحانہ وتعالی کا علم، اورمکارم اخلاق کی تعظیم اور علم انواء (ستاروں کا علم) اور شعروں اور علم انساب وغیرہ تو وہ ہر اعتبار سے اسم امی (ناخواندہ) کے مستحق ٹھرے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے ان کے متعلق فرمایا ہے :

وہ اللہ ہی ہے جس نے امیوں (ناخواندہ لوگوں) میں ان میں سے ہی ایک رسول بھیجا ۔

اور فرمان باری تعالی ہے :

اھل کتاب اور امی لوگوں کو کہہ دیجیے کہ کیا تم اسلام لے آئے ہو، اگر تو وہ مسلمان ہوگئے ہیں تو ھدایت یافتہ ہیں اور اگر منہ پھیر لیں تو آپ پر صرف تبلیغ کرنا ہے ۔

تو اللہ تعالی نے امی لوگوں کو اھل کتاب کے مقابلہ میں ذکر کیا ہے، تو کتابی امی کے علاوہ ہوا ۔

توجب ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کردیا گیا اوران پر کتاب اللہ میں جو کچھ بیان ہوا اس کی اتباع اور اس پر غور فکر اور تدبر اور اسے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا واجب کردیا گیا اور قرآن مجید کو ہر چیز کی تفصیل بنایا گیا اوران کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہر چیز حتی کہ بیت الخلاء جانے کا طریقہ بھی بتایا تو وہ اھل علم اور کتاب والے ٹھرے، بلکہ علوم نافعہ میں سب مخلوق سے افضل اور زیادہ علم والے بن گئے اوران سے وہ مذموم اور ناقص ناخواندگی زائل ہوگئی جو کہ عدم علم اور اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ کتاب کے نہ ہونے کی بنا پر تھی ۔

اورانہیں کتاب وحکمت کا علم اور کتاب کی وراثت مل گئی جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

اللہ وہ ہے جس نے امیوں میں سے ہی ان کی طرف ایک رسول مبعوث کردیا جو ان پر اللہ تعالی کی آیات پڑھتا اورانہیں پاک کرتا اورانہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے قبل واضح قسم کی گمراہی میں تھے ۔

تو وہ ہر اعتبار سے امی (ناخواندہ) تھے تو جب انہیں کتاب وحکمت سکھا دی تو ان کے بارہ میں اللہ رب العزت نے فرمایا :

پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا، پھر ان میں سے بعض تو اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں، اوران میں سے بعض متوسط درجے کے ہیں، اوران میں سے بعض اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں ۔

اور ایک اور مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل فرمایا ہے بڑی بابرکت کتاب ہے تو اس کی اتباع کرو اور تقوی اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے، کہیں تم لوگ یہ نہ کہو کتاب تو ہم سے پہلے جو دو فرقے تھے ان پر نازل ہوئی تھی اور ہم اس کے پڑھنے سے پڑھانے سے محض بے خبر تھے، یا یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے بھی زیادہ راہ راست پر ہوتے ۔

اور ابراھیم خلیل اللہ کی ان کے بارہ میں کی گئی دعا قبول ہوئی جس میں انہوں نے یہ کہا تھا :

اے ہمارے رب! ان میں انہیں میں سے رسول بھیج دے جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے، اورانہیں کتاب وحکمت سکھائے، اورانہیں پاک کرے یقینا تو غلبہ اور حکمت والا ہے ۔

اور اللہ جل شانہ کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالی کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں ایک رسول ان کی طرف بھیجا جو ان پر اللہ تعالی کی آیات تلاوت کرتا اورانہیں پاک کرتا اورانہیں کتاب وحکمت سکھاتا

ہے۔

تواس ناخواندگی میں سے کچھ توحرام اورکچھ مکروہ اورکچھ نقص اورترک افضل ہے ، جوسورۃ فاتحہ یاقرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھ سکے توفقہاء ایسے شخص کونماز کے مسائل میں قاری کے مقابلے میں امی (ناخواندہ)کہتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ قاری کا امی کی اقتداء کرنا صحیح نہیں ، اورنماز میں امی (ناخواندہ) امی کی اقتداء کرنا جائز ہے ، اوراس طرح کے مسائل میں ۔

توفقہاء یہاں پرامی سے مراد یہ لیتے ہیں جوفرضی اورواجب قرات بھی نہ کرسکے چاہے وہ لکھ سکتا ہویا نہ لکھ سکے اورحساب وکتاب کرنا جانتا ہویا نہ جانتا ہو۔

توایسی امیۃ (ناخواندگی) بھی ہے جوواجب کے ترک میں ہے اوراگر انسان اس کی تعلیم پرقادر ہونے کے باوجود نہ سیکھے تووہ سزا کا مستحق ہوگا

اورامیۃ (ناخواندگی) کی ایک قسم مذموم بھی ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے اھل کتاب کویہ وصف دیتے ہوئے فرمایا :

ان میں سے بعض ایسے ان پڑھ بھی ہیں جوصرف کتاب کے ظاہری الفاظ کوہی جانتے ہیں اورصرف گمان اوراٹکل پرہی ہیں ۔

تویہ اس شخص کی صفت ہے جوکلام اللہ کونہ توسمجھتا اورنہ ہی اس پرعمل کرتا ہے بلکہ صرف اس کی تلاوت پرہی گزارا کرتا ہے ، جیسا کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

قرآن مجید تواس لیے نازل ہوا ہے کہ اس پرعمل کیا جائے تولوگوں نے اس کی تلاوت کرنے کوہی عمل بنالیا ۔

تویہاں پرامی وہ ہے جوہوسکتا ہے کہ قرآن مجید کے حروف وغیرہ کوتوپڑھ سکتا ہے لیکن انہیں سمجھتا ہی نہیں بلکہ ظاہری طورپروہ اپنے گمان میں علمی کلام بھی کرتا ہوگا ، تویہ بھی وہ امی (ناخواندگی) مذموم ہے جس طرح کہ اللہ تعالی نے اس کے واجبی علم کے نقص ہونے پراس کی مذمت فرمائی ہے چاہے وہ فرض عین ہویا فرض کفایہ ۔

اوراس میں سے کچھ افضل واکمل بھی ہے ، جس طرح کہ ایک شخص قرآن کریم کچھ حصہ ہی پڑھتا اورجواس کے متعلق ہے اسے ہی سمجھتا اورشریعت میں سے بھی اتنا ہی سمجھتا ہے جتنا کہ اس پرواجب ہو، تواس کوبھی امی کہا جائے گا ، اوراس کے مقابلے میں جسے مکمل قرآن کا علم اورعمل کرنے کی توفیق دی گئی ہے وہ پہلے سے افضل اوراکمل ہے ۔

شخص کے لیے یہ امتیازی امورجوکہ فضائل وکمال ہیں کواس نے اپنے اندر نہیں پایا ، اس میں یہ نہ پائی جانے والے اموریا توعینی طورپرواجب تھے اوریا پھر فرض کفایہ یا مستحب تھے ۔

ان امورسے مطلقا اللہ تعالی ہی موصوف ہے بلاشبہ اللہ تعالی علیم وحکیم ہے اورسب قسم کے علم اورشروخیراورارادہ کے اعتبار سے کلام نافع اللہ تعالی میں ہی جمع ہے اوراسی طرح اللہ تعالی نے انبیاء اورہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوکہ علماء اورحکماء کے سردار ہیں کوبھی علم دیا ہے ۔

اوروہ امتیازی امورجوفضائل کے وسائل اوراسباب ہیں جن کے بغیرکسی اورکے ساتھ بھی گزارا ممکن ہے ، تویہ اس کاتب کی طرح جوکہ لکھتا پڑھتا ہے توجب وہ اس سے مفقود ہوتویہ اس میں نقص ہوگا اوراس کے بغیراس کی فضیلت مکمل نہیں ہوگی اوروہ اس میں اپنے کمال وفضل سے تعاون حاصل کرتا ہے جس طرح کہ کوئی لکھنا پڑھنا سیکھے اوراس سے قرآن مجید اورعلمی کتابیں پڑھے اورلوگوں کے لیے نافع اشیاء لکھے تویہ اس کے حق میں فضل وکمال ہے ، اگرچہ وہ اس سے وہ ایسی اشیاء کے حصول پربھی تعاون لے جوکہ اس کے لیے مضراور نقصان دہ ہوں ، یاپھر لوگوں کواس شخص کی طرح نقصان دے جوکہ اس پڑھائی سے گمراہ کرنے والی کتابیں پڑھے اورلوگوں کونقصان پہنچانے والی اشیاء لکھے جس طرح کہ کوئی بڑے بڑے افسروں اورججوں اورگواہوں کی جعلی خط وغیرہ تیارکرے ، تواس کے حق میں برا اورنقصان دہ ہوگا ۔

اوراسی لیے عمرنے عورتوں کواس سے منع کردیا تھا ، اوراگراس کے بغیرکسی اورطریقہ سے علم میں کمال حاصل ہوسکے اورتعلیم حاصل ہوسکے تواس کے لیے یہ افضل اوربہتر ہے ، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی حال تھا جن کے بارہ میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

جولوگ ایسے نبی امی کی اتباع کرتے ہیں جن کووہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اموۃ (ناخواندگی) حافظے سے علم اور پڑھائی مفقود ہونے میں نہیں تھی بلکہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تو امام الائمۃ ہیں، بلکہ وہ اس اعتبار سے امی تھے کہ لکھ نہیں سکتے تھے اور لکھا ہوا پڑھ نہیں سکتے تھے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے ان کے بارہ میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا :

اس سے پہلے تو آپ کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ ہی کسی کتاب کو اپنے ھاتھ سے لکھتے تھے ۔

- - - - -

پھر اس کے بعد شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی اسی حدیث (ہم امی قوم ہیں لکھنا اور حساب وکتاب نہیں جانتے) کی مراد بیان کرنے کی طرف آتے ہیں اور اس میں قرینہ بھی پایا جاتا ہے جو کہ مراد پر دلالت کرتا ہے تو وہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

توجب اس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ مہینہ تیس دنوں کا اور مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے تو اس سے حدیث کی مراد بیان کی گئی کہ ہم رؤیت ھلال میں حساب وکتاب کے محتاج نہیں اس لیے کہ کبھی وہ تیس اور کبھی انتیس کا ہوتا ہے تو ان کے درمیان فرق صرف رؤیت سے ہی ممکن ہے اور ان دونوں میں حساب وکتاب سے فرق نہیں کیا جاسکتا ۔

تو اس سے یہ ظاہر ہوا کہ اس میں بیان کی گئی امیۃ (ناخواندگی) کی ایک وجوہ سے صفت کمال ومدح ہے :

ایک تو یہ کہ حساب وکتاب کی ضرورت ہی نہیں اس لیے کہ اس سے بھی زیادہ واضح ھلال ہے تو حساب وکتاب کی ضرورت ہی باقی نہ رہی ۔

اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حساب وکتاب سے اس میں غلطی ہوجائے گی ۔

۔ ۔ شیخ الاسلام کی کلام کے آخیر تک ۔ ۔